سود کی تباہ کاریاں

اللہ تعالٰی نے جو نظام عدل وقسط اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔ اس کا ایک تقاضا یہ ہے کہ ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کی جائے اور دوسرا تقاضا یہ ہے کہ بندے آپس میں محبت' اخوت' ایثار' ہمدردی' فیاضی اور امداد باہمی کے اصولوں پر زندگی گزار دیں۔ جب کہ سودی نظام کی یہ فطرت ہے کہ وہ انسان میں دشمنی' نفرت' خود غرضی' مفاد پرستی' شقاوت' بے رحمی اور زر پرستی کی صفات پیدا کرتا ہے۔ یعنی سود پورے کے پورے اسلامی نظام کی روح اور اس کے اسلامی تشخص کو قتل کر دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالٰی نے سود خوروں کو اتنے شدید ترین الفاظ میں متنبہ کیا ہے کہ اہل شرک کے علاوہ کسی دوسرے گناہ کے مرتکب کے لئے ایسے الفاظ قرآن کریم میں استعمال نہیں ہوئے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر واقعی تم ایمان لائے ہو لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے" (سورۃ البقرۃ)

سود خور جس طرح ایک ایک پائی کی خاطر اللہ تعالٰی اور اس کے مخلوق کے حقوق بھول رہا ہوتا ہے۔ ہفتوں اور مہینوں کے حساب سے مال بڑھانے گن گن کر رکھنے اور سنبھالنے میں منہمک ہوتا ہے۔ اسے قریبی سے قریبی سے تعلق اور رشتہ داری اور قرابت کا بھی کوئی پاس یا لحاظ نہیں ہوتا۔ اس مال پرستی کے باؤلے پن کا نقشہ اللہ تعالٰی نے اس طرح کھینچا ہے "جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص جیسا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو" (سورۃ البقرۃ)

انہی اخلاقی معاشرتی اور نفسیاتی نقصانات کی وجہ سے اللہ تعالٰی نے سود کو بڑے واضح الفاظ میں حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا "اور اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام" (سورۃ البقرۃ)

زمانہ جاہلیہ اور ہدایات قرآنی کے آنے سے پہلے جو لوگ ایسی حرکت کر چکے تھے۔ ان کے بارے میں تو نرمی کی گنجائش موجود تھی۔ لیکن مسلمان کہلانے کے باوجود اور اللہ تعالٰی کے واضح احکام آنے کے بعد بھی کوئی سود خوری بلکہ غلاظت خوری پر مصر رہے۔ تو اسے اپنا انجام اس آیت کریمہ کی روشنی میں دیکھ لینا چاہئے۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے "جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لئے وہ سود خوری سے باز آجائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو اس حکم کے بعد پھر اسی حرکت کا اعادہ کرے وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ نماز فجر کے بعد صحابہ کرامؓ سے ان کے خواب دریافت کرتے تھے۔ اسی طرح ایک موقع پر آپؐ نے خود اپنا ایک خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "آج رات میرے پاس دو فرشتے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھا لیا اور کہا: ہمارے ساتھ چلیئے' چنانچہ ہم چل پڑے۔" (پھر آپ نے چند مناظر کا ذکر کر کے فرمایا:)

"۔۔۔۔بالآخر ہم ایک دریا پر پہنچے جس کا پانی خون جیسا سرخ تھا' دریا میں ایک آدمی تیر رہا تھا اور کنارے پر ایک آدمی موجود تھا' جس نے اپنے پاس بہت سارے پتھر اکٹھے کر رکھے تھے تیرنے والا آدمی تیر تا رہتا' تیر تا رہتا پھر پتھر والے کے پاس آتا اور اپنا منہ کھول دیتا' وہ شخص کھینچ کر ایسا پتھر مارتا کہ اس کے منہ میں داخل ہو کر اس کا لقمہ بن جاتا' وہ بھاگ کر دور چلا جاتا اور تیر تا رہتا لیکن گھوم پھر کر اس کے پاس دوبارہ پہنچ جاتا اور اپنا منہ کھول دیتا' پتھروں والا اس کے منہ میں اسی طرح پتھر مارتا' میں نے دونوں فرشتوں سے کہا: آج رات میں نے کئی عجیب و غریب منظر دیکھے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا:۔۔۔۔اور جس آدمی کے پاس آپ آئے تھے اور وہ تیر رہا تھا اور اس کے منہ پر پتھر مارے جا رہے تھے' وہ سود خور تھا۔"

واضح رہے کہ انبیا کرام کے خواب بھی وحی الٰہی کا ایک حصہ ہوتے ہیں جو شریعت میں اسی طرح دلیل ہیں جس طرح دیگر احکاماتِ الٰہی' خواب ہی کی بنیاد پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کے نام پر ذبح کرنے کا فیصلہ کیا اور عملاً ممکنہ اقدام بھی کیا۔ لیکن اللہ تعالٰی نے مینڈھا بھیج کر ان دونوں باپ بیٹے کو امتحان میں کامیاب قرار دے دیا۔ معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کے خواب شریعت کا حصہ ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کو سات ہلاکت خیز گناہوں میں شمار کیا ہے' فرمایا:

(باقی صفحہ آخر پر)